حضرت امیر معاویہؓ
ہمارے آنکھوں کے تارے ہیں

از۔ثمیر الدین قاسمی ، مانچیسٹر ، انگلینڈ

اس مضمون میں 13 حدیثیں ہیں

حضرت معاویہؓ کاتب وحی ہیں

حضرت معاویہؓ حضور کے چہیتے سالے ہیں

حضرت معاویہؓ صحابی رسول ہیں، بلکہ جلیل القدر صحابی ہیں

،ان کے لئے حضور ﷺ نے خصوصی دعا کی ہیں

انکے لئے حضور ﷺ نے ملک کے فتح کی دعا کی ہے،اوران کے استحکام کی دعا کی ہیں

حضرت معاویہؓ کا حضرت علیؓ سے مطالبہ صرف یہ نہیں تھا کہ قاتلین حضرت عثمان کو سزا دیں بلکہ اصل مطالبہ یہ تھا کہ یہ شریر ٹولہ مدینہ طیبہ میں گھیرا ڈالے ہوئے ہیں ، اور کسی بھی صحابی رسول کو مدینہ میں رہنا مشکل ہو رہا ہے، اس لئے مدینہ طیبہ کو ان ٹولوں سے خالی کرائیں تا کہ صحابہ کرام اور حضرت عائشہ وہاں آسانی سے رہ سکیں

حضرت امیر معاویہ ؓ کاتب وحی تھے

اس کے لئے یہ احادیث یہ ہیں

1۔حدثنی ابن عباس قال کان المسلمون لا ینظرون الی ابی سفیان ، و لا یقاعدونہ ، فقال للنبی ﷺ یا نبی اللہ ! ثلاث اعطیھن ، قال نعم قال عندی احسن العرب و اجملہ ام حبیبة بنت ابی سفیان ، ازوجکھا ، قال نعم ، قال و معاویة تجعلہ کاتبا بین یدیک قال نعم قال و تومرنی حتی اقاتل الکفار ، کما کنت اقاتل المسلمین ، قال نعم (مسلم شریف، باب فضائل سفیان، بن حرب، نمبر، فضائل الصحابہ، ص۱۱۰۰، نمبر ۶۴۰۹/۲۵۰۱)

ترجمہ : حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت ابوسفیان ؓ کی طرف توجہ نہیں دیتے تھے، اوران کے ساتھ بیٹھتے بھی نہیں تھے حضرت ابوسفیان ؓ نے حضور ﷺ سے کہا کہ میں آپ کو تین چیزیں دے دینا چاہتا ہوں،[۱] میری بیٹی ام حبیبہ عرب کی خوبصورت خاتون ہیں، میں آپ کا ان سے نکاح کر دینا چاہتا ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے۔[۲] میرے بیٹے معاویہ ؓ کو اپنے سامنے لکھنے والے بنالیں، حضور ﷺ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔[] آپ مجھکو اس بات کا حکم دیں کہ جس طرح میں مسلمانوں سے جنگ کرتا تھا اسی طرح کفار سے جنگ کیا کروں گا حضور ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے

یہ حدیث مسلم شریف کی ہے اور اس میں صاف ہے کہ حضرت معاویہؓ کو حضور کے سامنے بیٹھا کر لکھنے کا کام سونپا گیا تھا، البتہ ایک روایت میں ہے کہ وہ حضور کے لئے خطوط لکھا کرتے تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ وحی بھی لکھا کرتے تھے، تاہم یہ حضور ﷺ کے کاتب ضرور تھے۔

2۔عن عائشة لما كان يوم ام حبيبة من النبی ﷺ دق الباب دق، فقال النبی ﷺ انظروا من هذا ، قالوا معاوية ، فقال ائذنوا له ، و دخل و على اذنه قلم له يخط به فقال ما هذا القلم على اذنک يا معاوية قال قلم اعددته لله و لرسوله ، قال جزاک الله عن نبيک خيرا و الله ما استکتبتک الا بوحی من الله عز و جل و ما افعل من صغير و لا كبير الا بوحی من الله عز و جل ،(المعجم الاوسط للطبرانی، باب من اسمہ احمد، جلد۲، ص۲۳۳، نمبر۱۸۳۸)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کے پاس ام حبیبہؓ کی باری تھی، کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضورؐ نے کہا کہ دیکھو کون ہے، تو لوگوں نے کہا کہ معاویہ ہے، حضورؐ نے فرمایا کہ انکو آنے کی اجازت دے دو، حضرت معاویہ اس حال میں داخل ہوئے کہ انکے کان پر ایک قلم تھا جس سے وہ لکھا کرتے تھے، حضور ﷺ نے پوچھا کہ معاویہ یہ آپ کے کان پر قلم کیوں ہے، حضرت معاویہؓ نے کہا کہ، یہ اللہ اور اس کے رسول کے کان پر قلم رکھا ہے، حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ اور ان کے رسول کی جانب سے آپ کو اچھا بدلہ دے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ، خدا کی قسم میں نے صرف اللہ کی وحی کی وجہ سے آپ کو کاتب بنایا ہے، پھر فرمایا کہ، چھوٹی اور بڑی کوئی بھی چیز میں اللہ کی وحی کے بغیر میں نہیں کرتا۔

اس حدیث میں ہے کہ حضرت معاویہؓ کو اللہ کی وحی کی وجہ سے حضور ﷺ نے اپنا کاتب مقرر فرمایا تھا۔اس لئے حضرت معاویہ کی منزلت بہت زیادہ تھی ،اس لئے انکے بارے زبان کھولنا آسان نہیں ہے۔

3۔عن ابن عباس ان رسول الله ﷺ بعث الی معاویة یکتب له فقال انه یأکل(
مسند ابی داود طیالسی ، باب ابوحمزۃ القصاب ، جلد۴ ،ص ۴۶۴ ،نمبر ۲۸۶۹)
ترجمہ : حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ،حضور ﷺ نے معاویہؓ کو بلوایا کہ وہ حضور ﷺ کے لئے کچھ لکھے ،تو بلانے والے نے کہا کہ وہ کھا رہے ہیں

ان تینوں احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ حضور ﷺ کے لئے کتابت کا کام کرتے تھے ،کبھی وحی لکھتے تھے ،اور کبھی عربوں کے لئے خطوط لکھتے تھے ،اور یہ انتخاب اللہ کی جانب سے وحی کے ذریعہ عمل میں آیا تھا۔۔ یہ ہے حضرت معاویہؓ کی قدر و منزلت ۔

حضورؐ نے حضرت معاویہؓ کے لئے تین اہم دعائیں کیں

حضورؐ نے حضرت معاویہ کے لئے یہ دعا کی کہ انکو ھدایت دینے والا بنا، دوسری دعا کی کہ انکوخود بھی ھدایت یافتہ بنا، اور تیسری دعا یہ کی انکے ذریعہ امت کو ہدایت دے

اب یہ ھدایت کی تین دعائیں ہیں تو کوئی کیسے کہہ سکتا ہے کہ معاذ اللہ وہ گمراہی پر تھے

ھدایت کی حدیث یہ ہے

4۔عن عبد الرحمن بن ابی عمیر ، و کان من اصحاب رسول الله ﷺ عن النبی ﷺ انه قال لمعاوية اللهم اجعله هاديا ، مهديا ، و اهد به (ترمذی شریف، مناقب معاویہ بن سفیان، ص ۸۶۹، نمبر ۳۸۴۲)

ترجمہ : حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیر حضور ﷺ کے صحابیوں میں سے تھے، وہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ، کہ حضور ﷺ نے حضرت معاویہ کے لئے فرمایا کہ، اے اللہ معاویہ کو ھدایت دینے والا بنا دے، اور ھدایت یافتہ بنا دے، اور لوگ ان سے ھدایت پائیں ایسا بنا دے۔

حکومت میں مضبوطی حاصل کرنے کی بھی دعا دی

حضورؐ نے حضرت معاویہؓ کے لئے یہ دعا دی کہ انکو حکومت میں مضبوطی حاصل ہو، چنانچہ جب وہ امیر المومنین بنے تو اپنی حکمت عملی سے بہت سارے ملکوں کو فتح کیا، اور ان میں اسلام کی تبلیغ کی

اس کے لئے حدیث یہ ہے

5۔عن مسلمه بن مخلد ان النبی ﷺ قال لمعاذ اللهم علمه الكتاب، والحساب ، و مكن له فی البلاد۔(طبرانی کبیر، باب مسند مسلمہ بن مخلد، جلد۱۹،ص۴۳۹، نمبر۱۰۶۶)

ترجمہ :سلمہ بن مخلد فرماتے ہیں کہ حضور ؐ نے حضرت معاذؓ کے لئے فرمایا اے اللہ ان کو قرآن کریم سکھلا، اور حساب سکھلا، اور شہروں میں ان کی حکومت قائم کردے۔

شریر ٹولوں نے ہی
حضرت معاویہؓ اور حضرت علیؓ کے درمیان جنگ کروائی ہے

عام طور پر لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے جنگ صفین کی، اور یہ حضرت علیؓ کے ساتھ بہت برا ہوا، اور اس کی وجہ سے دونوں بزرگوں کے درمیان اختلاف کو ہوا دیتے رہتے ہیں، لیکن وہ یہ نہیں دیکھتے کہ یہ جنگ کروانے والے جو ٹولہ تھا، اس نے کیا کیا!

حضرت معاویہؓ کا مطالبہ تھا کہ مدینے میں مکمل امن ہو

تاریخ کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ پورے مدینے پر ان شریر ٹولے کا رعب تھا، ان کا دبدبہ تھا، وہ کسی کے ساتھ بھی بدتمیزی کر لیتے تھے، اس نے حضرت عثمانؓ جیسے جلیل القدر صحابی کو بھی شہید کر چکے تھے، حضرت علیؓ بھی اس سے اتنے تنگ تھے کہ وہ مدینے سے منتقل ہو کر 1262 کیلومیٹر دور کوفہ میں آبسے تھے ایسی حالت میں حضرت امیر معاویہؓ ، کا اور اماں عائشہ ؓ کا مطالبہ تھا کہ مدینے کو اس شریر ٹولے سے پاک کیا جائے ، ان کو وہاں سے بھگایا جائے ، اور مدینے میں مکمل امن قائم کیا جائے تا کہ صحابہ کرام جو مدینے میں ہیں وہ امن سے رہ سکیں، خود حضرت عائشہؓ بھی وہاں رہنے میں، امن میں نہیں تھیں ۔ تو صرف بلوائیوں سے قصاص لینے کا مطالبہ نہیں تھا، بلکہ مدینے میں امن قائم کرنے کا مطالبہ تھا، اور اس مطالبے کے لئے بہت سارے صحابہ کرام حضرت معاویہؓ کے حامی تھے، اور حضرت عائشہؓ کے بھی حامی تھے

اسی پر بات کرنے کے لئے حضرت عائشہ ؓ حضرت علیؓ کے پاس کوفہ آئیں، لیکن اس شریر ٹولہ نے یہاں بھی نہیں چھوڑا بلکہ اپنی حکمت عملی سے دونوں بزرگوں میں جنگ کروادی، اور اسلامی حکومت کو بہت بڑا نقصان ہوا، یہ تو حضرت علی کرم اللہ وجھہ ، اور حضرت عائشہؓ کا اخلاص تھا کہ دونوں نے جلد ہی اس جنگ کو رفع دفع کر دیا، اور اس جنگ کو آگے بڑھنے نہیں دیا

لیکن اگر گہرا مطالعہ کریں گے تو معلوم ہو گا، اس جنگ کے انجام دینے میں اس شریر ٹولے کا بہت بڑا ہاتھ ہے، جو بظاہر مسلمان ہے، ایک فریق کا ہمدرد ہے، لیکن اس بزرگ کو اپنا کر اپنا رعب جمانا چاہتا ہے، اور اپنی برتری برقرار رکھنا چاہتا

حضرت علیؓ کی تین مجبوریاں

حضرت علی رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ اس شریر ٹولے نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا ہے، اور ان لوگوں کو سزا ہونی چاہئے، لیکن ان کو فوری سزا دینے میں حضرت علی کے لئے تین مجبوریاں تھیں

[1]۔۔۔پہلی مجبوری تو یہ ہے کہ حضرت علیؓ کوفہ میں ہیں، اور یہ ٹولہ مدینہ میں ہے، کوفہ سے مدینہ طیبہ 1262 بارہ سو باسٹھ کیلومیٹر دور ہے، تو اب بتائے کہ اتنی دوری سے حضرت علیؓ کیسے سزا دیں گے۔

[2]۔۔دوسری بات یہ ہے کہ حضرت عثمان کو شہید کرنے والا ایک آدمی ہوتا تو سزا دینا آسان تھا ،لیکن یہاں تو ایک بڑی جماعت ہے جس نے یہ کام انجام دئے ہیں، ان سب کو سزا دینا کتنا مشکل ہے، پہلے تو یہ ثابت کرنا ہی مشکل ہوگا کہ کس کس نے قتل کیا ہے، اور ثابت ہو بھی جائے تو ان سب کو سزا دیں گے

[3]۔۔ تیسری بات یہ ہے کہ حاکم خود سزا نہیں دیتے بلکہ ان کے بہت سے کارندے ہوتے ہیں جو اس سزا کو نافذ کرتے ہیں، اور مجرم کو گھیرتے ہیں، یہاں تو کوفہ میں حضرت علیؓ کے ارد گرد سارے وہ لوگ ہیں جنہوں نے خود حضرت علیؓ کو صرف چار سال میں شہید کر دیا، اور جب تک حضرت علیؓ زندہ رہے ایک دن بھی ان کو چین سے بیٹھنے نہیں دیا، اتنے منافق لوگ جنکے ارد گرد ہوں، ان کو کیسے کہے کہ مدینہ جا کر قاتلان عثمان کو سزا دو

یہ وہ تین مجبوریاں ہیں جنکی وجہ سے حضرت علی قاتلان عثمان کو سزا نہیں دے پائے

یہ حضرت علیؓ کی بزدلی بھی نہیں تھی، اور منافقت بھی نہیں تھی، بلکہ حالات کی مجبوری تھی

ایک واقعہ سے حضرت علیؓ کی مجبوری سمجھیں

[ایک آدمی نے کہا] میں ایک مدرسے کا مہتمم تھا، مدرس کو وقت پر تنخواہ دیتا تھا، اور پورے علاقے سے زیادہ تنخواہ دیتا تھا،، بلکہ کچھ زیادہ ہی دے دیا کرتا تھا، کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہیں تھی، لیکن ایک مدرس گندی حرکتوں میں مبتلاء تھا، میں اس کو اس لئے نہیں نکال پا رہا تھا کہ اس کو نکالوں گا تو ہنگامہ برپا ہو جائے گا، کئی سال کے بعد کسی کے سامنے اس مدرس کا ذکر ہو گیا، بس کیا تھا اس مدرس نے پورے علاقے کے لوگوں کو بلایا، اور ایک ماہ تک ہنگامہ کرتا رہا، آخر میں نے مدرسہ چھوڑ دیا، اور آج تک چھوڑے ہوا ہوں، اور اتنا اچھا مدرسہ برباد ہو گیا۔۔اس سے مجھے سمجھ میں آیا کہ شریر لوگوں کو نکالنا کتنا مشکل ہوتا ہے

جو لوگ انتظامیہ میں نہیں ہوتے، وہ بار بار یہی کہتے رہتے ہیں کہ مہتمم صاحب مداہنت کرتے ہیں، فلاں کی رعایت کرتے ہیں، انصاف نہیں کرتے، شریعت کے تقاضے پر نہیں چلتے، لیکن ایک شریر کو نکالنا یا اس کو تنبیہ کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے، یہ مداہنت نہیں ہے، صرف مجبوری ہے

ٹھیک اسی طرح حضرت علیؓ کے لئے مجبوری تھی

انہیں ٹولوں نے حضرت علیؓ، اور حضرت عائشہؓ کو جنگ جمل کروایا، اور انہیں ٹولوں نے حضرت علی اور حضرت معاویہؓ کے درمیان جنگ صفین کروایا۔

اور بعد میں انہیں ٹولوں نے صرف صرف چار سال کی خلافت میں حضرت علیؓ کو شہید کروا دیا

اور انہیں ٹولوں نے حضرت حسین کو کوفہ بلایا، پھر ان کی کئی مدد نہیں کی، بلکہ یزید کی فوجوں کو یہ تأثر دیا کہ تم کو حضرت حسینؓ کو اور اس کے تمام خاندان کو جتنا کوٹنا ہے کوٹ دو، ہم ان کی مدد کے لئے

آنے والے نہیں ہیں، اور وہ نہیں آئے

اور بعد میں یہی ٹولہ سینہ پیٹ رہا ہے کہ یزیدیوں نے حضرت حسینؓ اور ان کے خاندان کو شہید کیا ہے، لیکن یہ کبھی ذکر نہیں کرتے کہ ہمارے اباواجداد نے کوفہ بلا کر دھوکہ دیا ہے

اسی ٹولے نے تاریخ لکھی اور حضرات صحابہ پر مختلف قسم کے الزامات رکھے

اور یہی تاریخ پڑھ کر ہمارے کچھ حضرات صحابہ کے درمیان اختلاف کو ہوا دیتے رہتے ہیں، اور اپنی علمی صلاحیت کا لوہا منواتے رہتے ہیں

جبکہ حضور نے بار بار منع فرمایا کہ میرے صحابہ کو تختہ مشق نہ بناو۔

اس نقشے میں دیکھیں کہ کوفہ سے مدینہ 1421 کیلومیٹر دور ہے

جب حضرت علیؓ کوفہ میں ہیں اور وہاں سے مدینہ 1421 چودہ سو اکیس کلومیٹر دور ہے مدینے کے شریر ٹولے کو کیسے سزا دے سکتے ہیں، اس لئے حضرت علیؓ سزا دینے کے لئے تھوڑی مہلت مانگ رہے تھے، لیکن شریر ٹولے نے رات ہی میں تیر پھینک کر جنگ جمل بر پا کر دی، اور آج تک اس کو ہوا دیکر صحابہ کے بارے میں نفرت پھیلانے کا کام کر رہے ہیں۔ اس سے بچنا چاہئے

حضورؐ نے کسی بھی صحابی کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنانے سے سختی سے منع فرمایا ہے

حضور ﷺ کو اس کی اطلاع دے دی گئی تھی کہ حضور ﷺ کے بعد بہت اختلاف ہوگا، اس لئے حضور ﷺ نے بار بار فرمایا تھا کہ میرے بعد اختلاف ہوگا، لیکن ایسے موقع پر بھی میرے صحابہ کو ہرگز ہرگز برا بھلا نہ کہنا، اور نہ ان کی خامیوں کا بار بار ذکر کرنا

اس کے لئے یہ احادیث ہیں

6۔عن عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله ﷺ الله الله فی اصحابی [الله الله فی اصحابی] لا تتخذوھم غرضا بعدی فمن أحبهم فبحبی أحبهم و من أبغضهم فببغضی أبغضهم ، و من اذاهم فقد اذا نی ، و من آذانی فقد اذی الله ، و من آذی الله فیوشک ان یأخذه ۔(ترمذی شریف، کتاب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی ،ص۸۷۲، نمبر۳۸۶۲/ مسند امام احمد، باب حدیث عبد اللہ بن مغفل المزنی، ج ۶، ص۴۲، نمبر۲۰۰۲۶)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا کہ، میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے اصحاب کے

بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد انکو طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بناو، جو ان سے محبت کریں گے وہ میری وجہ سے محبت کریں گے، اور جو ان سے بغض کریں گے وہ میری وجہ سے بغض کریں گے، جس نے انکو تکلیف دی اس نے گویا کہ مجھے تکلیف دی، اور جس نے مجھے تکلیف دی تو اس نے گویا کہ اللہ کو تکلیف دی، اور جس نے اللہ کو تکلیف دی تو ہو سکتا ہے اللہ اسکو اپنے پکڑ میں لے لے

حضورؐ نے درد کے ساتھ دو مرتبہ فرمایا کہ میرے صحابہ کتنے عظیم ہیں پھر بڑے درد کے ساتھ فرمایا کہ میرے کسی بھی صحابی کو طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنانا

جو کسی بھی صحابی کو برا بھلا کہے اس پر اللہ کی لعنت ہو

حضور ﷺ نے صحابہ کو گالی دینے سے سختی سے منع کیا ہے، بلکہ انکو برا بھلا کہنے پر لعنت فرمائی ہے، اس لئے کسی ادنی صحابی کو بھی ہرگز گالی نہیں دینی چاہئے، اور نہ انکو برا بھلا کہنا چاہئے، اس کے لئے احادیث یہ ہیں

7۔عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ اذا رأتم الذين يسبون اصحابى فقولوا لعنة على شركم (ترمذی شریف، کتاب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی، ص۸۷۳، نمبر ۳۸۶۶)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب یہ دیکھو کہ میرے کسی صحابی کو برا بھلا کہہ رہا ہے، تو اس پر کہو کہ، تیری شرارت پر لعنت ہو۔

8۔عن ابی سعید قال قال النبی ﷺ لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم و لا نصیفھم ۔(بخاری شریف، کتاب فضائل النبی ﷺ، باب ،ص ۶۱۷، نمبر ۳۶۷۳/مسلم شریف، باب تحریم سب الصحابۃ ،ص ۱۱۱۳، نمبر ۲۵۴۰/ ۶۴۸۷)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا کہ میرے صحابی کو گالی مت دو، کیونکہ تم میں سے ایک احد کے برابر سونا خرچ کرے گا تو صحابی کے ایک مد اور آدھا مد کے خرچ کے برابر بھی اس کا ثواب نہیں پہونچے گا[کیونکہ انہوں نے حضورؐ کی مدد کے لئے خرچ کیا تھا]

کوئی صحابی کسی زمین پر مریں گے تو
وہ قیامت میں اس زمین والوں کے لئے نور بنیں گے

اس کے لئے حدیث یہ ہے

9۔عن عبد اللہ بن بریدۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ما من احد من اصحابی یموت بارض الا بعث قائدا و نورا لھم یوم القیامۃ ۔(ترمذی شریف،کتاب المناقب ،باب فی من سب اصحاب النبی ،ص ۸۷۲،نمبر ۳۸۶۵)

ترجمہ :حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے کوئی بھی صحابی جس زمین میں بھی مرے گا وہاں سے قائد بن کر اٹھے گا،اور وہاں کی زمین والوں کے لئے قیامت میں نور بنے گا۔

جس صحابی نے مجھے ایمان کے ساتھ دیکھا ان کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی

بلکہ تابعی کو بھی جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی

اس کے لئے حدیث یہ ہے

10۔سمعت جابر بن عبد الله يقول سمعت النبی ﷺ يقول لا تمس النار مسلما رأنی او رأی من رانی ۔(ترمذی شریف، باب ماجاء فی فضل من رای النبی ﷺ و صحبہ،ص۸۷۲،نمبر۳۸۵۸)

ترجمہ۔میں نے حضورؐ سے کہتے ہوئے سنا ہے، جس نے مسلمان ہونے کی حالت میں مجھے دیکھا ہو، یا جس نے مجھے دیکھا ہو[یعنی میرے صحابی کو]اس کو دیکھا ہوتو اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

11۔سمعت عمران بن حصين يقول قال رسول الله ﷺ خير امتی قرنی ثم الذين يلونهم ، ثم الذين يلونهم ۔(بخاری شریف، باب فضائل اصحاب النبی ومن صحب النبی اوراٰہ من المسلمین فھو من اصحابہ،ص۶۱۲،نمبر۳۶۵۰)

ترجمہ۔حضور نے فرمایا میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے میں ہیں، پھر وہ لوگ جو اس کے بعد میں آئیں گے، پھر وہ لوگ جو اس کے بعد میں آئیں گے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ کے زمانے میں جو صحابہ تھے وہ اس امت کے بہترین لوگ تھے، اس لئے بھی ان کو برا بھلا نہیں کہنا چاہئے

حضورؐ نے فرمایا میرے بعد بہت اختلاف ہوگا

پھر بھی تم لوگ میرے اصحاب کو برا بھلا نہیں کہنا، انہوں نے میرا ساتھ دیا ہے، ان کی آنکھوں نے میرے چہرے کی دیدار کی ہیں، اللہ نے ان کی خطاوں کو معاف کر دیا، تم ان کی خطا کو پکڑنے والے کون ہوتے ہو

بہت اختلاف ہوگا، اس کی اطلاع کی حدیثیں یہ ہیں

12۔عن العرباض بن سارية ، قال وعظنا رسول الله ﷺ يوما بعد صلاة الغداة موعظة بليغة ذرفت منها العيون و وجلت منها القلوب فقال رجل ان هذه موعظة مودع فبما ذا تعهد الينا يا رسول الله ؟ ...فانه من يعيش منكم ير اختلافا كثيرا و اياكم و محدثات الامور ، فانها ضلالة (ترمذی شریف، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ واجتناب البدعۃ، ص ۶۰۷، نمبر ۲۶۷۶ / ابن ماجۃ شریف، کتاب المقدمۃ، باب اتباع سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین، ص ۶، نمبر ۴۲)

ترجمہ۔ حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ، ایک دن صبح کی نماز کے بعد حضور ؐ نے ہمیں نصیحت فرمائی، نصیحت ایسی تھی کہ آنکھیں بہ پڑیں، دل اچھل پڑا، ایک آدمی کہنے لگے کہ ایسا لگتا ہے کہ، یہ الوداعی نصیحت ہے، اس لئے اے اللہ کے رسول ہم سے کیا عہد لینا چاہتے ہیں؟ ۔۔۔آپ نے فرمایا جو زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا، دیکھنا کوئی نئی بات پیدا نہیں کر لینا، اس لئے کہ وہ گمراہی ہے،،

اس حدیث میں ہے کہ میرے بعد اختلاف ہوگا، ایسی حالت میں بھی سنت کو پکڑے رہے

صحابہ کے اختلاف کے سلسلے میں چپ رہا کرو

اس حدیث میں ہے کہ صحابہ کے اختلاف کے سلسلے میں چپ رہا کرو

13۔قال لی اھبا ن بن صیفی : قال لی رسول اللہ : یا اھبان، اما انک ان بقیت بعدی فستری فی اصحابی اختلافا ، فان بقیت الی ذالک الیوم فاجعل سیفک من عراجین ، قال فجعلت سیفی من عراجین ۔(طبرانی کبیر، مسنداھبان بن صیفی الغفاری، جلد۱،ص ۲۹۵،نمبر ۸۶۸)

۔ترجمہ۔حضرت اھبانؓ نے فرمایا کہ، کہ مجھ سے حضورؐ نے فرمایا، اے اھبان اگر میرے بعدتم زندہ رہو گے تو میرے صحابہ میں اختلاف دیکھو گے، اگرتم اس زمانے تک زندہ رہو، تو اپنی تلوار کھجور کی شاخوں کی بنالینا [یعنی لوہے کی تلوار سے کسی صحابی کے خلاف لڑائی نہیں کرنا]، حضرت اھبان فرماتے ہیں کہ، میں نے کھجور کی شاخ کی تلوار بنالی ہے۔

یہ چاروں جنگیں شریر ٹولوں نے کروائی ہیں

[1]۔پہلی جنگ ،یعنی حضرت عثمانؓ کو جو شہید کیا وہ تو سبھی مانتے ہیں کہ بلوائیوں نے کی ہے

[2]۔۔دوسری جنگ جمل ۔اس میں حضرت عائشہؓ حضرت علیؓ سے کوفہ یہ کہنے گئی تھیں کہ شریر ٹولے کو سزا دیں ،اور مدینے کو ان سے صاف کریں ،اور امن قائم کریں ،تا کہ سارے صحابہ ،اور خود میں مدینے میں امن کے ساتھ رہ سکوں [اپنے داماد کو کہنے نہیں جاتیں تو کسکو کہنے جاتیں] ، اس پر حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کی صلح ہوگئی تھی ، کیونکہ حضرت علی ،لیکن شریر ٹولے نے رات میں ہی تیر سے حملہ کر دیا ،اور جنگ کرادی

[3]۔۔حضرت علیؓ بہت شریف آدمی تھی ، وہ جنگ کبھی نہیں چاہتے تھے ،لیکن کوفہ کے ان شریر ٹولے نے ان کو کھینچ کر مقام صفین تک لے گئے جو ابھی رقہ کہلاتا ہے ، یہ کوفہ سے 1120 م کیلو میٹر دور ہے ، بلکہ دمشق جہاں حضرت معاویہؓ تھے ،اس سے بھی 478 کیلو میٹر شمال کی طرف لے گئے اور وہاں جنگ کروادی ،۔اگر حضرت معاویہ جنگ کرتے تو کوفہ کے قریب جنگ ہوتی ، دمشق سے بھی اتنی دور کبھی جنگ نہیں ہوتی ، اس لئے یہ طے ہے کہ کوفی ٹولہ حضرت علی کو ، مقام رقہ تک لے گئے اور وہاں بھی زبردستی جنگ کروادی

اسی لئے حضورؐ نے فرمایا تھا کہ صحابہ کی اتنی بڑی غلطی نہیں ہوگی ، شریر ٹولہ ان سے زبردستی جنگ کروائیں گے ،اس لئے ان کی خامیوں کو بار بار ذکر نہیں کرنا ،اور نہ ان کو برا بھلا کہنا۔

اس نقشے میں دیکھیں کہ مقام کوفہ جہاں حضرت علی تھے وہاں سے صفین جہاں جنگ صفین ہوئی ہے 545 کلومیٹر دور ہے، شریر ٹولے نے حضرت علی کو اتنی دور لیجا کر جنگ کروائی ہے

اور دمشق جہاں حضرت امیر معاویہ تھے وہاں سے جہاں جنگ صفین ہوئی ہے 1113 کلومیٹر دور ہے، اس شریر ٹولے نے حضرت معاویہ کو اتنا دور لیجا کر جنگ کروادی، اور آج تک ان حضرات پر یہی ٹولہ لعن طعن کررہے ہیں، ورنی یہ حضرات ذاتی طور پر یہ جنگ نہیں کرنا چاہتے تھے

]۴[اور چوتھی جنگ کربلا بھی کوفہ کے انہیں شریر ٹولے نے کروائی، حضرت حسینؓ کو مدینے سے کوفہ بلوایا جو 1421 کلومیٹر دور ہے، پھر کوفہ میں گھسنے بھی نہیں دیا، اور کوفیوں نے اس کی کوئی مدد نہیں کی، مجبوراً وہ یزید کے پاس جانے کیلئے دمشق کی طرف روانہ ہوئے، اور وہ چار دن کا سفر طے بھی کرلیا تھا اور، 74 کلومیٹر چلے بھی گئے تھے کہ مقام کربلا پر شہید کردیا گیا، اور اپنے اباء واجداد کی غلطیوں کو چھپانے کے لئے آج تک دوسروں کے سر غلطیاں ڈال کر واویلا کر رہے ہے

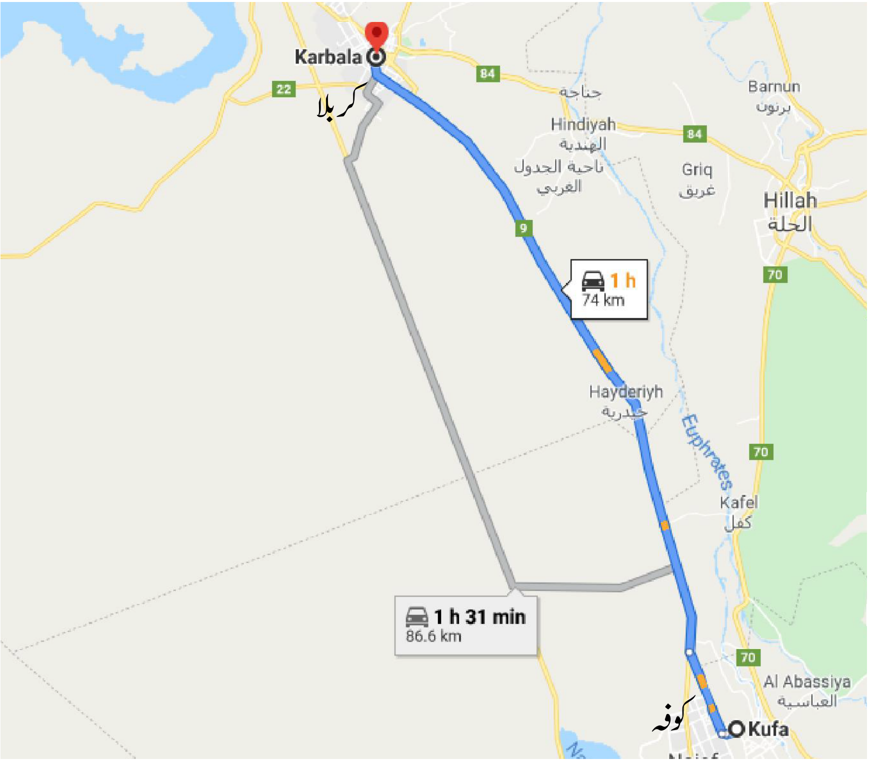

اس نقشے میں دیکھیں کہ کربلا سے کوفہ 74 کلومیٹر ہے، یعنی حضرت حسین یزید کے پاس دمشق جانے کے لئے چار دن کا 74 کلومیٹر سفر کر چکے تھے، کہ شہید کروادیا۔

ثمیر الدین قاسمی، مانچیسٹر

۸/۲۲ / ۲۰۲۰ء